منگل | 9۔ ستمبر 1997ء | احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
# الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
قائم مقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

منگل 6 جمادی الاول 1418ھ 9 تبوک 1376ہش 9 ستمبر 1997ء | جلد 47-82 نمبر 198

## انسان کے پاتال تک خدا کی نظر ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے۔ کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو۔ پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کردے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں کہ قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کرلیا ہے۔
(روحانی خزائن، جلد 19 صفحہ 12)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو، تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے، تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 246)

بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ ان سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطاکاروں کو معاف کر دے گا اور نیکوکاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اس کی صفت عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو (کلام الٰہی) میں اس نے مقرر فرمائے ہیں، بالکل ضائع کر دینا اور بے سود ٹھہرانا ہے۔ پس خوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے ناامیدی اور ناامیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 247)

## اظہار تشکر و درخواست دعا

○ محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید رقم فرماتے ہیں۔
17- تا 24 اگست 1997ء خاکسار کوئٹہ اور کراچی کی جماعتوں میں بسلسلہ تحریک جدید دورہ پر رہا کوئٹہ پہنچتے ہی میری ایک داڑھ میں تکلیف ہوگئی جو بالآخر نکلوانی پڑی تاہم تکلیف شدید سے شدید تر ہوتی چلی گئی اور 20- اگست کو HERPES کی تکلیف مزید پیدا ہوگئی۔ اسی دن خاکسار کوئٹہ سے کراچی روانہ ہوگیا۔ کوئٹہ میں مکرم امیر صاحب مکرم فاروقی صاحب مکرم قیوم صاحب مکرم شیخ نعیم صاحب مکرم عبدالرحمان صاحب مکرم خالد صاحب ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب اور دیگر مخلصین نے علاج معالجہ اور تیمارداری میں کماحقہ خیال رکھا۔ اس طرح کراچی پہنچنے پر مکرم امیر صاحب مکرم اعجاز صاحب مکرم اسلم صاحب اور دیگر مخلصین نے ایک مخلص اور قابل ڈاکٹر مکرم احسان الحق صاحب سے علاج کا اہتمام فرمایا۔ جس سے بفضل خدا بیماری میں خاصا افاقہ ہوا پروگرام کے مطابق مجھے کراچی سے 24- اگست کو واپس ربوہ پہنچنا تھا اس لئے علاج مکمل نہ ہونے کے باعث تکلیف پوری طرح رفع نہیں ہوئی۔ علالت کے باوجود خدا کے فضل و کرم سے ان جماعتوں میں جو تربیتی پروگرام طے شدہ تھے ان کو نبھانے کی توفیق ملتی رہی۔ تحریک جدید کے مقاصد کی خوب خوب پذیرائی ہوئی جملہ مخلصین کے لئے میں دردِ دل سے دعاگو ہوں۔ نیز درخواست گذار ہوں کہ میری کامل صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

## سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں احمد صاحب ولد محمد اسماعیل صاحب آف بھنتد تحصیل تلہ گنگ ساکن کوارٹر تحریک جدید 97-9-6، پونے چار بجے صبح بعمر 95 سال وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے جنازہ مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے پڑھایا اور بعد از تدفین انہوں نے ہی دعا کروائی۔ آپ مخلص احمدی تھے۔ کوئٹہ میں دوران ملازمت بیت الاحمدیہ کی مفت خدمت کرتے رہے۔ موصوف مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب مربی سلسلہ کوارٹر تحریک جدید کے ماموں اور خسر تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

## جھوٹ جو لمبا فائدہ پہنچاتا ہے اس کا نقصان بھی لمبا ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ جھوٹ جو بظاہر دائمی فائدے پہنچاتا ہے اس کا نقصان بھی دائمی ہوتا ہے ایسے لوگ جو اس قسم کے جھوٹ کے بعد ٹھہر جاتے ہیں ان کو کوٹھیاں بھی مل جاتی ہیں، ان کو موٹریں بھی نصیب ہو جاتی ہیں۔ بظاہر دنیا کے سامان ہیں، بچے پل رہے ہیں یاد رکھیں کہ یہ وہ جھوٹ ہے جو پیچھا چھوڑنے والا نہیں۔ جتنا فائدہ لمبا ہوگا جھوٹ کے نتیجے میں اتنا ہی آپ کی ساری زندگی آپ پر لعنتیں ڈالے گی کہ تم نے غیر اللہ سے یہ سب کچھ حاصل کیا ہے۔ اور اگر آپ کو فوراً اس کی ہوش نہیں آئے گی تو تب ہوش آئے گی جب آپ کی اولادیں آپ کے سامنے ضائع ہو جائیں گی۔ گھروں سے برکت اٹھ جائے گی اور عملاً آپ سرکتے سرکتے نظام جماعت سے بالکل اکھاڑ کے باہر پھینک دیئے جائیں گے۔
لوگ سمجھتے نہیں ہیں وہ وقتی فائدے کو دیکھتے ہیں اور بھول جاتے ہیں کہ (-) قوت بھی اللہ ہی کی طرف سے ہے اور خوف بھی خدا ہی کا رکھنا

باقی صفحہ 7 پر

## یاد رکھو تم ہر کام میں دیکھ لو کہ اس میں خدا راضی ہے یا مخلوقِ خدا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد<br>مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>2 روپے 50 پیسے |
|---|---|---|

9 تبوک 1376 ھش — 9 ستمبر 1997ء


# سنگ و خشت مقیّد ہیں اور....

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ میں ایسے مواقع قوموں پر آتے رہتے ہیں کہ جب ان کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ ابتلاء کی صورت حال کی وجہ سے وہ بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں بہت کچھ بولنا چاہتے ہیں مگر حالات واقعات اور مصلحتوں نے ان کی زبانوں پر تالے ڈال رکھے ہوتے ہیں۔ ان کی سوچ اپنا اظہار چاہتی ہے مگر ناکام رہتی ہے۔ ایسی قوموں کی زندگی اور بقا اس موقعہ پر ایک صحیح فیصلے کا تقاضا کرتی ہے اور یہ فیصلہ ہوتا ہے صبر کا۔ صبر کی طاقت کو حاصل کرنے کا۔ اور صبر اور مظلومیت سے اللہ کی نصرت کے انتظار کرنے کا۔ یہ انتظار مشکل بھی ہے اور تکلیف دہ بھی مگر ان لمحات کو کاٹنے والے ایک سہانی صبح کے انتظار میں یہ گھڑیاں گزارتے رہتے ہیں۔

تاریخ کے اوراق کی ورق گردانی کریں تو سقراط کا نام اس سلسلے میں ایک نہایت اہم اور قدیم نام ہے جو روشنی اور امید کی علامت بنا ہوا ہے۔ سقراط کو حق بات کہنے کے جرم میں زہر کا پیالہ پیش کیا گیا تو اس نے اپنی موت کو جواں مردی سے گلے سے لگالیا۔ اور اس موقع پر جو تاریخی نصائح کیں وہ آج بھی اہل دل کے لئے زندگی اور حرارت کا منبع قرار پاتی ہیں۔

انہی میں سے ایک حضرت شیخ سعدی بھی تھے جب ان پر سر راہ کتے بھونکنے لگے اور ان کو اپنی جان بچانے کی فکر ہوئی اور انہوں نے زمین پر جھک کر ایک پتھر اٹھانا چاہا تاکہ اپنا دفاع کر سکیں تو پتہ چلا کہ وہ پتھر زمین میں گڑا ہوا ہے۔ تب ان کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ۔

سنگ و خشت مقید ہیں اور سگ آزاد

کہ دفاع کے سامان قید کر دیئے گئے ہیں اور حملہ کرنے والوں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔

زندگی کے ان تکلیف دہ دنوں میں خدا والے اپنے خدا ہی کو یاد کرتے ہیں اور اسی ذات میں اپنی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کی بہشت خدا ہوتا ہے۔ ان کی اعلیٰ لذات ان کے خدا میں ہوتی ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ زندگی کا سرچشمہ ہے۔ وہ اس کی طرف دوڑتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگر جان دینے سے بھی ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگر ساری دولت بھی اس کے حصول میں لٹانی پڑے تو یہ سودا مہنگا نہیں ہوتا۔ ان کی زبانوں پر یہی شعر ہوتا ہے کہ۔

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں

جن کی زبان بندی کی جاتی ہے۔ جن کے لب سی دیئے جاتے ہیں۔ جن کی سوچ پر پہرے بٹھانے کی کوشش کی جاتی ہے ان کو ہر لحہ و ہر آن نئی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بولنے والے بہانگ بلند بولتے ہیں۔ تلخ کلامی کرنے والے حلق کا پورا زور لگاتے ہیں۔ لکھنے والے قلم ان پر پتھروں کی طرح سنگباری کرتے ہیں۔ بڑی بڑی اشاعتیں رکھنے والے اخبار پورے پورے صفحے پر بے بنیاد اور بے سروپا باتیں لکھ کر قلب و روح کو اذیت کا سامان فراہم کرتے ہیں آزادی کے نعرے لگانے والے' آزادی افکار اور آزادی اظہار اور آزادی جمہور کی خاطر قربانیاں دینے کا دعویٰ کرنے والے یکطرفہ الزامات کی بوچھاڑ کرتے رہتے ہیں۔ اور کسی کو جواب دینے کی اجازت نہیں۔ کسی کو بولنے کا حکم نہیں۔ کالے بھجنگ وحشی قانون کے نوکیلے نیزے تھامے لال لال آنکھیں نکالے گھورتے ہیں کہ خبردار جو ایک لفظ بھی زبان سے نکالا۔

یہ صورت حال زندہ قوموں کو زندگی بخشنے کا موجب بن جاتی ہے وہ جب اس میدان میں اترتی ہیں تو مظلومیت ان کی سپر بن جاتی ہے دعا ان کا ہتھیار ہو جاتی ہے' سجدے ان کی طاقت اور پناہ گاہ ہو جاتے ہیں۔ سنگ و خشت مقید ہیں تو کیا ہوا' سگ آزاد ہیں تو کیا پرواہ۔ ہمارے جیسا ایک فیض بھی تو تھا۔

متاع لوح و قلم لٹ گئی تو کیا غم ہے
کہ خونِ دل میں ڈبو دی ہیں انگلیاں میں نے
زبان پہ مہر لگی ہے تو کیا کہ رکھ دی ہے
ہر ایک حلقۂ زنجیر میں زباں میں نے

اور ہماری منزل تو فیض سے بہت آگے ہے۔ ہماری زبان ہمارے سجدوں اور ہمارے آنسوؤں سے تر ہو کر جب عاجزانہ دعاؤں میں ڈھلتی ہے تو عرش پر ہلچل مچ جاتی ہے۔ آسمانی طاقتیں اور قوتیں حرکت میں آجاتی ہیں۔ آسمان سے محبت اور رحمت کا نزول ہوتا ہے پیار کے فرشتے اپنے خوبصورت پر پھیلا کر مظلوم انسانوں کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی دکھ' دکھ نہیں رہتا۔ کوئی زباں بندی اذیت نہیں دیتی۔ ماں کی نرم گود سے زیادہ محبت بھری مولا کی آغوش ان کو لوریاں دیتی اور تھپکتی ہے۔ اور صبر اور ہمت کا درس دیتی ہے جو بالآخر ایک دن کے ان کے لئے فتح و کامرانی کا سندیسہ لاتی ہے۔ تب وہ بندہ سر اٹھاتا ہے۔ مولا کی محبت پاش نظریں اس کے قلب و روح کو آنسوؤں کے پانی سے بھگو دیتی ہیں تب غم ڈھل جاتے اور ازلی خوشیاں مقدر ہو جاتی ہیں۔

یہی حقیقی زندگی ہے۔ اسی کی تمنا میں جینا' حقیقی جینا ہے۔

## مدر ٹریسا کی وفات

یوگوسلاویہ میں پیدا ہو کر بھارت کے شہر کلکتہ کو اپنا مستقل ٹھکانہ بنا کر غریب' مجبور' بے کس اور دکھی دلوں پر محبت اور شفقت کا پھاہا رکھنے والی مدر ٹریسا گزشتہ روز وفات پا گئیں۔ انہوں نے طویل زندگی پائی اور شاید ایسے ہی لوگوں کے لئے کہا گیا ہے کہ جو نافع الناس وجود ہوتے ہیں وہ زمین پر زیادہ دیر زندہ رکھے جاتے ہیں۔ مدر ٹریسا کے لئے نوبل انعام اتنی بڑی دولت نہیں تھی جتنی غریبوں اور دکھیا لوگوں کے لئے ان کی دن رات اور صبح شام کی کوششیں اور اس کے نتیجہ میں غریبوں کی دعائیں اور ان کی محبت بھری مسکراہٹیں ان کا سرمایہ تھیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دکھی انسانیت کی خدمت میں زندگی بسر کرنا ایک بہت بڑی عبادت ہے۔ چاہے اس کا مذہب کوئی بھی ہو۔ جو اللہ کی مخلوق کے اوپر محبت کا سایہ کرتا اور ان کو اپنی زندگی دے دیتا ہے وہ ایک پسندیدہ وجود ہوتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں سے یہ دنیا قائم ہے ایسے ہی وجود دنیا میں زندہ رہنے کا حوصلہ دیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگ تاریخ کے صفحات میں اور انسانوں کے دلوں میں جگہ بنا لیتے ہیں۔

---

کون پوچھے گا حکمرانوں سے
بات مانیں تو کس کی مانیں بات
دل پہ قبضہ ہے مالکِ کُل کا
رہ دکھاتی ہے بس وہی اِک ذات
جوق در جوق آ رہے ہیں لوگ
لمحہ لمحہ' قدم قدم' دن رات

ابو الاقبال (لندن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسعود احمد خان دہلوی۔ سابق ایڈیٹر الفضل ربوہ

دور حاضر کا شہرہ آفاق عظیم پاکستانی سائنس دان

# محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام

# کے کارناموں اور اخلاق حسنہ کا تذکرہ

## ایک انوکھی فرمائش کا خوشکن ردعمل

امپیریل کالج لندن میں پروفیسر مقرر ہونے کے بعد محترم ڈاکٹر صاحب موصوف ایک مرتبہ پاکستان تشریف لائے اور اس دوران ایک روز کے لئے ربوہ بھی آئے۔ انتہائی مصروف پروگرام کے باوجود حسب معمول علیحدہ ملاقات کے بارہ میں میری درخواست کو قبول فرمایا۔ میں وقت مقررہ پر حاضر خدمت ہوا۔ باتوں ہی باتوں میں ایک انوکھی فرمائش کر بیٹھا۔ فرمائش میں نے یہ کی کہ آپ نے ایٹمی ذرات کے متعلق جو جدید نظریات اور اپنی ریسرچ کے حیران کن نتائج پیش کئے ہیں ان کا عام فہم خلاصہ بیان فرمائیں تاکہ عام لوگوں کو بھی اس کا کچھ اندازہ ہو سکے۔ یہ سن کر آپ قدرے مسکرائے اور مجھ سے دریافت فرمایا کیا آپ اپنی تعلیم کے کسی مرحلہ میں سائنس کے طالب علم رہے ہیں؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ فرمایا بہت خوب! جو کچھ میں بیان کروں گا اسے آپ خود نہیں سمجھ پائیں گے تو الفضل کے ذریعہ دوسروں کو کیا سمجھائیں گے۔ میں نے عرض کیا یہ الگ بات ہے کہ میں کچھ سمجھ سکوں یا نہیں لیکن اپنے آپ پر مجھے اتنا اعتماد ضرور ہے کہ آپ جو کچھ بیان فرمائیں گے میں اسے بلا کم وکاست ضبط تحریر میں لاکر اسے دوسروں تک پہنچا دوں گا۔ میں نہ سہی سائنس کی شدھ بدھ رکھنے والے تو سمجھ جائیں گے اور انہیں آپ کی جدید ریسرچ کا کچھ نہ کچھ اندازہ ہو جائے گا۔ میری یہ بات سن کر آپ حیران بھی ہوئے اور محظوظ بھی۔ یکدم فرمایا اچھا تو پھر سنئے۔ آپ بیان فرماتے رہے اور اس امر کے باوجود کہ جو کچھ آپ بیان فرما رہے تھے وہ میرے سر پر سے گزر رہا تھا میں ساتھ کے ساتھ نوٹس بھی لیتا گیا۔ میں نے جو کچھ سنا تھا اسے مرتب کر کے الفضل میں شائع کر دیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف تو اسی روز ربوہ سے واپس تشریف لے گئے۔ میری اس رپورٹ کے بارہ میں آپ کی رائے یا تاثر کا تو مجھے علم نہیں ہو سکا۔ تاہم جب میں نے اپنے عزیز دوست برادرم محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب صدر شعبہ فزکس تعلیم الاسلام کالج سے رپورٹ کی صحت کے بارہ میں دریافت کیا تو انہوں نے اس امر کی تصدیق کی کہ میں نے جو کچھ شائع کیا ہے وہ عام فہم خلاصہ کے طور پر بالکل درست ہے۔

اپنی اس انوکھی فرمائش کا ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ میں کسی اور عالمی شہرت یافتہ سائنس دان سے ایسی فرمائش کرنے کی کبھی جرات نہیں کر سکتا تھا اور اگر موقع پیدا ہونے پر ایسی لغزش رندانہ کر بیٹھتا تو اس کا خمیازہ بھی بھگتنا پڑتا۔ مجھ ایسے کندہ ناتراش کو وہ ایسی جھاڑ پلاتا کہ میرے ہوش ٹھکانے آ جاتے۔ اتنا بڑا حوصلہ محترم ڈاکٹر عبدالسلام جیسا متواضع اور منکسر المزاج انسان ہی دکھا سکتا تھا کہ خود اس دور کا عظیم سائنس دان ہونے کے باوجود آپ میری بچگانہ درخواست کو قبول کرنے اور اس طرح میرا دل رکھنے پر آمادہ ہو گئے۔

## ایک کوشش خام پر اظہار خوشنودی

ہر چند کہ میں ربوہ اور لاہور میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام سے متعدد مرتبہ مل چکا تھا لیکن ان کے والد بزرگوار حضرت چوہدری محمد حسین صاحب سے ملاقات کی سعادت سے سدا محروم رہا۔ البتہ ان کی وفات سے سال ڈیڑھ سال قبل ایک باطنی تحریک کے زیر اثر ان کے ساتھ خط وکتابت کا سلسلہ چل نکلا تھا۔ اس طرح ایک خاص امر کے بارہ میں خدائی افضال کا مورد بننے میں آپ کی دردمندانہ مقبول دعائیں میرے حصہ میں بھی آئی تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ 1969ء میں ان کی وفات میرے لئے بھی ازحد دل گرفتگی اور غم والم کا موجب ہوئی تھی۔ میں نے ان کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق حسنہ سے مزین فیض رساں وجود کے بارہ میں ایک مضمون لکھا جو روزنامہ الفضل بابت 9 تا 11 جولائی 1969ء میں قسط وار شائع ہوا۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو وہ مضمون بہت پسند آیا۔ ان دنوں حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی حضرت چوہدری محمد حسین صاحب کی سوانح مرتب فرما رہے تھے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف میرا تحریر کردہ مضمون الفضل میں پڑھ کر حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کے گھر واقعہ رام گلی لاہور میں تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا یوں تو والد صاحب کے قریبی دوستوں اور عزیزوں نے ان کی سیرت پر مشتمل متعدد مضامین لکھے اور بہت اچھے انداز میں لکھے لیکن سب سے اچھا مضمون اس شخص نے لکھا ہے جس نے انہیں کبھی دیکھا نہ تھا۔ آپ کی مراد خاکسار کے مضمون سے تھی۔ آپ نے حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا آج میں آپ کی خدمت میں خاص طور پر اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ اس مضمون کو اس کتاب میں ضرور شامل کریں جو آپ حضرت والد صاحب کی سوانح کے متعلق مرتب فرما رہے ہیں البتہ اس مضمون کا وہ حصہ حذف کر دیں جس میں مجھے حاصل ہونے والی ترقیات اور اعزازات کا خاصی تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔

یہ سارا واقعہ حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی نے عند الملاقات مجھے سنایا۔ یہ واقعہ میں نے یہاں اس لئے درج کیا ہے کہ اس سے بھی محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے عجز وانکسار کے وصف پر روشنی پڑتی ہے۔ میرا تاثر یہ ہے کہ اس مضمون کی اشاعت کے بعد اس عاجز پر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی شفقت کا رنگ اور سے کچھ اور ہو گیا اور گاہے ماہے کی ملاقات میں پہلے کی نسبت کسی قدر زیادہ گرمجوشی آ گئی۔ دور ہی کی سہی ان کی نظر کرم کی افزونی میرے لئے فزوں سے فزوں تر ہونے والی طمانیت کا موجب بنتی چلی گئی۔ جب ہر نظر ہی نظر کرم میں تبدیل ہو گئی تو میں ہر نظر کرم پر سوچا کرتا تھا۔

یہ دردِ ہجر اور یہ کیا لذت وصال
اس سے بھی کچھ بلند ملی ہے نظر مجھے

سن ستر کی دہائی میں مجھے حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے ہمراہ حضرت صاحب کے ایک خادم کی حیثیت سے متعدد بار انگلستان جانے کا موقع ملا۔ دو مرتبہ ایسا ہوا کہ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف نے حضرت صاحب کو اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت دونوں بار آپ کی دعوت کو شرف قبول سے نوازا۔ میں ہر بار کھانے کے کمرہ میں داخل ہوتے ہی سرے کی کسی چھوٹی میز کے کونہ پر بیٹھ جاتا رہا لیکن دونوں بار آپ کی متجسس نگاہیں تلاش کرتی ہوئی آئیں اور مجھ پر آکر ایسی ٹکیں کہ میں اپنی پسند کی نچلی جگہ پر نہ ٹک سکا۔ فوراً اٹھ کھڑا ہوا اور آپ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ کر مجھے مرکزی میز کے ایک سرے کی خالی کرسی پر لا بٹھایا۔ نظر کرم اگرچہ ہر بار ہی پلک جھپکنے میں گزر جاتی رہی لیکن اس کی پیار بھری جھلک کبھی نہیں گزری۔ وہ آج بھی میری نظروں اور دل و دماغ میں بسی ہوئی ہے اور اپنی پوری تروتازگی کے ساتھ ہمیشہ بسی رہے گی۔

## نوبیل انعام ملنے پر تہنیتی خط کا جواب

ائمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ، دیگر بزرگان جماعت اور محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے والد بزرگوار کی دعاؤں کی قبولیت مشہور عالم نوبیل انعام کی شکل میں ظاہر ہوئی۔ دنیا بھر سے آپ کی خدمت میں مبارکباد کے خطوط موصول ہوئے۔ دنیا کی عظیم ہستیوں کے تہنیتی خطوط میں مجھ حقیر و بے مایہ فقیر کا خط بھی شامل تھا۔ جواب میں جو مکتوب گرامی موصول ہوا اس میں پس تحریر کے طور پر محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کا اپنے قلم سے رقم کیا ہوا ایک فقرہ بھی تھا جس میں دردِ ہجرت اور لذت وصال سے کہیں بڑھ کر نظر التفات کی گرمجوشی سموئی تھی۔ مکتوب گرامی کا متن من وعن درج ذیل ہے۔

4-11-79

گرامی قدر جناب مسعود احمد دہلوی صاحب (-)

ہمارے پیارے امام (-) والدین، جماعت کے بزرگان اور دوستوں کی دعاؤں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے جس انعام سے اس عاجز کو نوازا ہے اس کے لئے اس پاک ذات کی حمد بیان کرتا ہوں اور آپ کے خط کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے۔
آمین

والسلام

دعا کا محتاج
عبدالسلام

(پس تحریر)

"سعودی عرب کے فارن منسٹر صاحب اور Libya کی یونیورسٹی کے Rector کا تار آپ نے ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ (اللہ نے چاہا تو) جلسہ سالانہ پر نیاز حاصل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہر طرح عافیت سے رکھے"

آپ کے مکتوب گرامی سے یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ آپ اس انعام کو ایک غیر معمولی فضل سمجھتے تھے اور اس حقیقت کا آپ کو بھرپور احساس تھا کہ یہ فضل ثمرہ ہے آئمہ سلسلہ عالیہ احمدیہ، آپ کے بزرگ والدین اور دیگر دوستوں کی مقبول دعاؤں کا۔ اسی لئے آپ اس کامیابی پر خدائے بزرگ و برتر کی حمد بجا لائے اور اس امر کا اعلان کیا کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔

پس تحریر کے طور پر رقم فرمودہ عبارت میں (اللہ نے چاہا تو) جلسہ سالانہ پر نیاز حاصل ہوں گے۔ کا فقرہ آپ نے رسماً تحریر نہیں فرمایا بلکہ جیسا کہ میں آگے چل کر بیان کروں گا جب آپ دسمبر کے آخر میں ربوہ تشریف لائے آپ کی نظر کرم بار بار اور ہر بار پہلے سے بڑھ کر خاکسار کو نوازتی رہی اور نوازتی بھی رہی برملا۔ قبل اس کے کہ میں نظر کرم اور اس کی عنایتوں کا ذکر کروں میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے بھائی مکرم عبدالرشید صاحب کے ایک خط کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے گرامی نامہ کے کچھ عرصہ بعد لندن سے موصول ہوا۔ میں نے اس خط کو بھی محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کے گرامی نامہ کے تتمہ اور اختتامی کلمات کے طور پر پڑھا اور اسے بھی گرامی نام کے ساتھ محفوظ رکھا۔ برادرم مکرم عبدالرشید صاحب نے خاکسار کو مخاطب کر کے لکھا۔

"امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔ جس جوش وخروش اور پیار اور محبت سے آپ مکرمی بھائی جان ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بارے میں الفضل میں خبریں دے رہے ہیں خدا تعالیٰ آپ کو اس کا اجر عظیم دے۔ (اللہ آپ کو احسن جزا دے) واقعی آپ کی بڑی ہمت ہے۔"

## نظر کرم کی کرم فرمائیوں کے نت نئے پہلو

نوبیل انعام ملنے اور کل عالم میں بالعموم اور عالم اسلام میں بالخصوص اس کا ڈنکا بجنے کے بعد جب دسمبر 1979ء کے اواخر میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف ربوہ تشریف لائے اور صدر انجمن احمدیہ کے گیسٹ ہاؤس میں فروکش ہوئے تو مغرب کے بعد ملاقاتیوں کا تانتا

## ایک اچھی بات

بیماری کا علاج ضرور کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر بیماری کے لئے شفاء رکھی ہے۔ کوئی اس کا علاج جانتا ہے اور کوئی نہیں جانتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بندھ گیا۔ ادھر لاہور سے بھی مختلف کالجوں کے پروفیسر صاحبان کے وفود کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو گیسٹ ہاؤس کا ڈرائنگ روم ملاقاتیوں سے بھرا ہوا تھا۔ بس یوں سمجھ لیں کہ تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ مزید لوگوں کو اندر داخل ہونے سے روک دیا گیا اور انہیں برآمدے میں رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ کر انتظار کرنے کے لئے کہا گیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو ملاقاتیوں کا اژدہام دیکھ کر میں برآمدے کے ایک کونہ میں کھڑا ہو گیا۔ برادرم محترم پروفیسر نصیر احمد خان صاحب انتظام کے سلسلہ میں اندر باہر آ جا رہے تھے۔ ان کی جو مجھ پر نظر پڑی تو انہوں نے اندر جا کر محترم ڈاکٹر صاحب سے میرا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا انہیں اندر لے آئیں۔ میں نے اندر جا کر اور بھیڑ میں سے راستہ بنا کر محترم ڈاکٹر صاحب تک رسائی پائی۔ حسب معمول لطف و کرم کی آئینہ دار نظر میرے حصہ میں آئی۔ سلام دعا اور مصافحہ کے بعد میں نے آپ کے ساتھ فوٹو کھنچوانے کی خواہش کا اظہار کر ڈالا۔ آپ نے ازراہ تلطف میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر مجھے اپنے قریب کیا اور ساتھ کھڑا کر لیا۔ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ برادرم نصیر احمد قمر صاحب جو قریب ہی کھڑے میری باتیں سن رہے تھے جلدی سے آگے بڑھے اور محترم ڈاکٹر صاحب کی دوسری طرف ایستادہ ہو گئے۔ باقی حاضر احباب میں سے کئی ایک عقب میں آکر کھڑے ہوئے۔ برادرم مکرم اسماعیل اختر صاحب مالک اختر سٹوڈیو ربوہ نے جو ایسے مواقع پر اپنے کیمروں اور فلیش لائٹ کے ساتھ موجود رہتے تھے انہوں نے میرے نقطہ نگاہ سے اس یادگار فوٹو کو عکس بند کر لیا۔ اس میں ڈاکٹر صاحب محترم درمیان میں تھے۔ آپ کے ایک طرف ایڈیٹر روزنامہ الفضل تھا اور دوسری طرف ایڈیٹر الفضل کا وہ عزیز دوست تھا جس کے لئے برسوں بعد امامت رابعہ کے مبارک دور میں لندن سے شائع کئے جانے والے مستقبل کے ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا ایڈیٹر بننا مقدر تھا۔ ان دونوں کے درمیان حال اور مستقبل کے سنگم کے روپ میں خدائے قادر و عزیز کا وہ عبد منیب جلوہ گر تھا جسے اس نے اپنے غیر معمولی فضلوں کا مورد بنانے اور بناتے چلے جانے کے لئے پہلے سے منتخب کیا ہوا تھا۔

میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف سے علیحدگی میں مل کر اس عظیم فضل پر آپ کے تاثرات معلوم کرنا چاہتا تھا لیکن ملاقاتیوں اور مشتاقان دید کے اژدہام کی وجہ سے علیحدگی میں ملاقات ممکن نظر نہ آتی تھی۔ ادھر ڈاکٹر صاحب موصوف بھی بھانپ چکے تھے کہ میں آپ کے اردگرد کیوں منڈلا رہا ہوں۔ آپ نے اس کی ایک ترکیب یہ نکالی کہ جب آپ ملاقاتیوں سے فارغ ہو کر اپنے بھانجے برادرم مکرم صلاح الدین ایوبی کے گھر وہاں موجود اپنے قریبی رشتہ داروں سے ملنے کے لئے جانے لگے تو آپ نے خاکسار کو موٹر کی عقبی سیٹ پر اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ راستہ میں جب میں نے آپ کا تاثر معلوم کرنا چاہا تو آپ کو حمد باری تعالیٰ سے لبریز پایا۔ جب میں نے یہ ذکر کیا کہ اگر آج آپ کے والدین زندہ ہوتے اور اپنی متضرعانہ دعاؤں کی قبولیت اور بشارتوں کے پورا ہونے کے اس عظیم بالشان نشان کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے تو ان کی خوشی کا کیا عالم ہوتا تو ڈاکٹر صاحب موصوف یکدم بالکل خاموش ہو گئے۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ آپ اپنے بزرگ والدین کی یاد میں کھو گئے ہیں۔ آپ کی خاموشی اس وقت ٹوٹی جب موٹر برادرم مکرم صلاح الدین صاحب ایوبی کے گھر کے سامنے جا رکی۔ موٹر سے اترتے وقت آپ نے مجھ سے فرمایا آپ موٹر میں بیٹھے رہے میں سب سے مل کر ابھی واپس آتا ہوں۔ آپ میرے ساتھ ہی گیسٹ ہاؤس جائیں اور پھر وہاں سے اپنی سائیکل لے کر گھر لوٹیں۔ میں آپ کی بلند اخلاقی اور باریک بینی پر حیران ہوئے بغیر نہ رہا۔

## علم اور اصحاب علم کی قدر

محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام تھے تو اس دور کے عظیم سائنس دان اور آپ کے تخصص کا میدان سائنس ہی تھا لیکن آپ بحیثیت مجموعی جملہ علوم کے بہت دلدادہ تھے اور اسی لئے کارہائے نمایاں سرانجام دینے والے اصحاب علم کے بے حد قدر دان تھے۔ جو اصحاب علم کسی بھی علم میں تحقیق کر کے اس کے نئے نئے گوشوں سے دنیا کو آگاہ کرتے تھے ان کو تو آپ سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔ ان اصحاب علم میں سے ایک حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی بھی تھے۔ آپ ان کا کئی اعتبار سے بہت احترام کرتے تھے۔ ایک تو وہ آپ کے والد بزرگوار کے پرانے واقف کار اور دوست تھے۔ دوسرے آپ ان کے حصول علم کی لگن اور حاصل کردہ علم سے دوسروں کو فیضیاب کرنے کی دھن کے دل سے معترف اور قدر دان تھے۔ تیسرے انہوں نے اپنی ضعیفی اور علالت کے باوجود آپ کے والد بزرگوار حضرت چوہدری محمد حسین کے سوانح حیات کتابی شکل میں مرتب کرنے میں بہت محنت اٹھائی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی آپ کا لاہور آنا ہوتا تو وقت نکال کر آپ لاہور کے گنجان آباد علاقے میں ان کے گھر جا کر ان سے ملاقات کرتے اور ان کے ادبی اور تاریخی کارناموں کی بہت داد دیتے۔ آپ کے دل میں ان کا کس قدر احترام تھا وہ آپ کے اس مکتوب سے عیاں ہے جو حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کی وفات پر آپ نے ان کے فرزند برادرم مکرم شیخ مبارک محمود پانی پتی کے نام لکھا۔ آپ کا وہ خط میں نے مکرم شیخ مبارک محمود صاحب سے لیا تھا اور آج تک میرے پاس محفوظ ہے۔ خط کا متن ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

لندن
8 Campion Road SW15
1-11-1972

گرامی قدر جناب شیخ صاحب (-)

آپ کا غم نامہ ملا۔ حضرت شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند کرے اور آپ کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت شیخ صاحب ایک نمونہ تھے جس کا میں کئی بار اپنے لیکچروں میں ذکر کر چکا ہوں۔ ایک صحیح عالم جسے علم کا نشہ ہو ایسے سخت حالات میں جن سے شیخ صاحب دوچار تھے بے نیازی کے ساتھ علم کی خدمت کر سکتا ہے۔ ہم اپنے نوجوانوں کو تحقیق کے لئے آسائشیں بہم پہنچاتے ہیں۔ Air Conditioner ہوتے ہیں' ہر قسم کا سامان ہوتا ہے لیکن وہ پھر بھی کچھ کر نہیں پاتے۔ حضرت شیخ صاحب نے سخت صعوبتیں اٹھائیں لیکن اس کے باوجود علم کی وہ خدمت کی جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ ان پر راضی ہو۔ ان کا بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے سوانح کی تکمیل فرما دی۔ افسوس ہے کہ وہ اس کی اشاعت نہ دیکھ سکے۔ (اللہ العزیز نے چاہا تو) آپ کے ذریعہ ان کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے گی۔

گھر میں مضمون واحد۔

شکستہ دل
نیازمند عبدالسلام

## آخرت میں صاحب منزلت ہونے کی بشارت

اب میں خدا تعالیٰ کے اس بندہ نیک نام المسمّٰی عبدالسلام کی سیرت و کردار کے اس تذکرہ کو ایک خاص امر کی طرف توجہ دلا کر ختم کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ وہ جب پیدا ہوا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلامتی کی بشارت لے کر پیدا ہوا۔ کیونکہ خدا نے اس کے بزرگ والد کو ایک فرشتہ کے ذریعہ یہ بشارت دی کہ اس کا نام "عبدالسلام" ہے اور اسی طرح وہ جب اس فانی دنیا کی حیات ناپائیدار میں عظیم الشان کارنامے سر انجام دے کر یہاں سے رخصت ہوا تو سلامتی کے ساتھ رخصت ہوا کیونکہ دنیا بھر کے بڑے بڑے انسانوں نے اسے خراج عقیدت پیش کیا اور ہزاروں ہزار انسانوں نے اس کے جنازہ اور تدفین میں شرکت کر کے اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں اسے پورے اعزاز و اکرام کے ساتھ سپرد خاک کر کے اس کے اس جہان سے سلامتی کے رخصت ہونے کی گواہی دی۔ خدائی بشارتوں کے مطابق ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ اگلے جہاں میں بھی سلامتی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ ان بشارتوں کے علاوہ جن کا میں مضمون کے آغاز میں ذکر کر چکا ہوں۔ میں اسی ضمن میں ایک اور بشارت کا ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام کے بھائیوں میں سے (جو سب آپ کے جنازہ کے ہمراہ ربوہ آئے ہوئے تھے) ایک بھائی برادرم محترم عبدالرشید صاحب آف لندن نے مجھے بتایا کہ جس رات محترم ڈاکٹر صاحب موصوف فوت ہوئے اس رات تھوڑی دیر کے لئے آنکھ لگنے پر انہوں نے اپنے والد بزرگوار محترم چوہدری محمد حسین صاحب کو خواب میں دیکھا کہ انہوں نے سفید براق لباس زیب تن کیا ہوا ہے۔ اور سفید قمیض پر سبز رنگ کا ایک بہت خوبصورت سویٹر پہنا ہوا ہے اور وہ بہت خوش ہیں حتیٰ کہ ان کے ہشاش بشاش چہرے سے خوشی پھوٹے پڑ رہی ہے۔ عبدالرشید صاحب ان سے پوچھتے ہیں کہ اباجی آپ اتنے خوش کیوں ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کیوں خوش نہ ہوں عبدالسلام پہنچ گیا ہے اور آج آٹھ بج کر بیس منٹ پر پہنچا ہے۔ یہ سن کر یکدم ان کی آنکھ کھل گئی۔ اسی رات محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب لندن میں جب اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے تو اس وقت پاکستان میں آٹھ بج کر بیس منٹ ہوئے تھے۔ سو جس باپ نے اپنے سلامتی والے بیٹے کے دنیا و آخرت میں صاحب منزلت ہونے کی دعا کی تھی اس نے اپنے ایک اور بیٹے کو خواب میں آکر بتا دیا کہ ان کا یہ سلامتی والا بیٹا دنیا میں صاحب منزلت تھا اور اب آخرت میں بھی صاحب منزلت قرار پائے گا۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے سلامتی والے اس عبد منیب کے اس جہان میں درجات بلند فرماتا رہے اور اس کی نسل میں اور جماعت احمدیہ کی دیگر نسلوں میں بھی اس کے ہزاروں قائم مقام پیدا کرے اور ہزاروں ہزار کی تعداد میں پیدا کرے اور حضرت بانی سلسلہ کی یہ دعا۔

بابرگ و بار ہوویں ایک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

آپ کی جسمانی اولاد اور روحانی اولاد ہر دو کے حق میں قبول ہو اور زمانہ میں اس کی قبولیت کے عملی نظارے ظاہر ہوتے چلے جائیں یعنی کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے جائیں جو علم اور معرفت میں اس قدر کمال حاصل کریں کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں۔

اے خدا! اے ذوالمجد والعطاء اے رحیم اور مشکل کشا تو ایسا ہی کر۔ تجھ کو سب قدرت اور طاقت حاصل ہے۔

---

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں (عبادت) میں مصروف ہوں میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ (عبادت) چھوڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں اسے فائدہ پہنچاؤں۔ اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو تم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھلاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ باہر میں سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ستر یا پچھتر برس کی ضعیف ملی۔ اس نے ایک خط اس کو پڑھنے کے لئے کہا۔ مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لے کر ٹھہر گیا۔ اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اس کو سخت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا۔ اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر مبارک احمد عابد۔

# ماحولیاتی آلودگی کا انسداد - صحت مندئ قوم کا راز

ترقی یافتہ ممالک ہوں یا ترقی پذیر' یہ ایک حقیقت ہے کہ آج کے جدید دور میں ماحولیاتی آلودگی نے زندگی کے مختلف دائروں میں کربناک مسائل کا زہر گھول دیا ہے۔

اور یہ زہر مختلف طریقوں اور زاویوں سے ہماری روزمرہ حیات کو آلودہ اور موت کے قریب تر کرتے چلے جا رہے ہیں۔ کہیں بے محابا شور کی صورت میں۔ کہیں دھوئیں اور گرد و غبار کی شکل میں کہیں خوراک میں گھل مل کے اور کہیں پانی کی آلودگی میں ان کے بدترین آثار نظر آ رہے ہیں۔

وہ ماحولیاتی آلودگیاں جو ہمارے معاشرے کو اور ہمارے ماحول کو گھن کی طرح کھائے جا رہی ہیں۔ ان میں سب سے پہلی شہروں میں ٹریفک اور کارخانوں سے اٹھنے والا دھواں ہے۔ اس دھوئیں کی زہریلی گیسوں نے ہمارے پھیپھڑوں کو اپنی گرفت میں لے رکھا ہے۔ اس سے نہ صرف انسانوں کا حیطۂ زندگی محدود ہو رہا ہے۔ بلکہ اس سے حیوانات اور نباتات بھی مفلوج ہو رہے ہیں۔ اور وہ حیوانات و نباتات جو شہروں سے دور گاؤں کی صاف ستھری فضاؤں میں زندگی کی بہاریں لوٹ رہے ہیں۔ وہ انہی شہروں کے حیوانات و نباتات کی قبیل سے تعلق رکھنے کے باوجود زیادہ طویل زندگی پا رہے ہیں۔ اس سے یہ ثبوت خود بخود مہیا ہوتا ہے کہ ماحولیاتی آلودگی زندگی کو مفلوج' محدود' مسدود اور مفقود کر رہی ہے۔

شہروں میں ٹریفک اور کارخانوں کا دھواں اگر کسی طریقے سے ختم کر دیا جائے۔ تو شہری حیات صحت و تندرستی کی نعمتوں سے مالا مال ہو سکتی ہے۔ پٹرول کی اور ڈیزل کی ملاوٹ نے ماحول میں اور بھی مہلک اثرات پیدا کئے ہیں۔ اور اس سے بقول شاعر

زندگی یوں تو ہمیشہ سے پریشان سی تھی
اب تو کچھ اور بھی ویران ہوئی جاتی ہے

ملاوٹ آمیز پٹرول اور موبل آئل کے استعمال سے موٹروں اور ٹرکوں وغیرہ سے نکلنے والا دھواں ہر قسم کی حیات کے لئے زہر ہلاہل ہے۔ ٹریفک کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے اس زہر کو اب شہروں تک ہی نہیں رہنے دیا۔ بلکہ قصبات' دیہات بھی اس کے نقصانات اٹھا رہے ہیں۔ شہروں اور دیہاتوں کے درمیان رابطہ سڑکیں دھوئیں کے اس مرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر رہی ہیں۔

ٹریفک کے بے پناہ طوفان نے گرد و غبار سے ماحول کو مزید آلودہ کر دیا ہے۔ ہر طرف دھوئیں کے بادلوں کے ساتھ ساتھ گرد و غبار کی گھٹائیں بھی چھائی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ یورپین ممالک نے شاہراہوں کی صفائی کر کے اور ان کے ارد گرد گھاس لگا کے گرد و غبار کی "اڑان" کو ختم کر دیا ہے۔ پچھلے دنوں ہندوستان کے ایک اخبار نے یہ انکشاف کیا کہ ایشیاء میں الرجی اور دمے میں اضافہ کا سب سے بڑا باعث یہی سڑکوں سے اٹھنے والا گرد و غبار ہے۔ اور اگر ہم ایشیا کو الرجی اور دمہ سے بچانا چاہتے ہیں۔ تو سڑکوں اور شاہراہوں کے ارد گرد گھاس اگا کر تندرستی اور صحت کا اہتمام کر سکتے ہیں۔

گرد و غبار کی شدت کو کم کرنے کے لئے پسماندہ ممالک ایک اور طریقہ بھی اختیار کر کے ماحول میں عافیت کی فضا قائم کر سکتے ہیں۔ اور وہ طریقہ ہے جنگلات میں اضافہ۔ شجرکاری کے ذریعے "درخت لگائیں۔ بخت جگائیں" کے فارمولا پر عمل کر کے یہ اقوام اپنی گرد آلود فضاؤں کو تازگی اور نکھار عطا کر سکتی ہیں۔ یوں ان ممالک کو تازہ ہوا۔ اور کھلی فضا کا ماحول میسر ہو گا بارشیں زیادہ ہوں گی۔ موسم کی شدت میں کمی ہو گی۔ اور ماحولیاتی آلودگی جو دھوئیں اور گرد و غبار کی وجہ سے بدتر سے بدترین صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ نہ صرف ختم ہو جائے گی۔ بلکہ ایندھن' فرنیچر' چارہ وغیرہ کے فوائد اس پر مستزاد ہوں گے۔ علاوہ ازیں وہ ممالک جہاں پانی کی کمیابی انسانی اور ہر قسم کی حیات کے لئے مضرت رساں روپ دھار چکی ہے۔ وہاں پانی کی مقدار میں اضافہ ہو گا۔ اور بارشیں زیادہ ہونے کی وجہ سے فصلوں اور کھیتوں میں موجۂ بہار اپنی جھلک دکھائے گا۔ اور گرمی کی شدت جو بہت سے ممالک کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ وہ بھی ٹھنڈی ہو جائے گی اور جنگلات کی ٹھنڈک ماحول کو خوشگوار بنا دے گی۔

گرد و غبار اور دھوئیں کی آلودگی صرف حیات کو ہی آلودہ نہیں کرتی بلکہ خوراک اور پوشاک پر بھی اپنے ضرر رساں اثرات مرتب کرتی ہے۔ یوں گندے جراثیم خوراک اور پوشاک کے توسط سے بھی حیات انسانی کو مجروح اور تباہ کرتے ہیں۔

جگہ جگہ غلاظت کے ڈھیر ماحولیاتی آلودگی کا ایک بہت بڑا باعث ہیں۔ آبادی کے اضافہ کے سبب پسماندہ ممالک اور ترقی پذیر اقوام میں اس بات کا بہت کم خیال رکھا جاتا ہے کہ ماحول کو غلاظت و کثافت سے صاف رکھا جائے۔ مثال کے طور پر ہمارے ملک کے شہر بالعموم اور دیہات بالخصوص کچرے کے ان ڈھیروں کا مناسب بندوبست نہیں کر سکتے۔ اور غلاظت و گندگی کو موزوں طریقے سے تلف یا استعمال کرنے کا انتظام نہ ہونے کے سبب کئی قسم کی مہلک بیماریاں جانداروں کو بے جان بنانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ اور ہمارے پاس اتنے وسائل نہیں ہوتے کہ ہم ان "غلاظت خانوں" کے مسائل سے عہدہ برآ ہو سکیں۔ اگر ہم دینی طریقوں سے صفائی کے اصولوں کو حرز جاں بنا لیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنی قوم کو ذہنی اور جسمانی لحاظ سے صحت مند نہ بنا سکیں۔

کارخانوں کا فضلہ بھی ماحولیاتی آلودگی کے مسائل کو سنگین سے سنگین تر بنا رہا ہے۔ کئی قسم کی گیسیں اور کئی قسم کے تیزاب نما زہراب زندگی کی رگوں میں اس فضلہ سے سرایت کرتے جا رہے ہیں اور ہم ہیں کہ غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں۔ یہ فضلہ ندی نالوں دریاؤں اور سمندروں کے راستے ایک ملک سے دوسرے ملک اور ایک شہر سے دوسرے گاؤں تک تباہیاں پھیلاتا پھرتا ہے۔ اس سے نہ صرف بری حیات متاثر ہو رہی ہے۔ بلکہ آبی حیات بھی بری طرح پامال ہو رہی ہے سطح سمندر پر پھیلے ہوئے یورینیم کے فضلے نے سویڈن کے ارد گرد سمندری حیات کو جو نقصان پہنچایا۔ اس کی تفصیلات آپ نے اخباروں میں ضرور پڑھی ہوں گی۔

ماحولیاتی آلودگی کا ایک بہت بڑا سبب گندا پانی ہے تیسری دنیا اور پسماندہ اقوام کا یہ بہت بڑا مسئلہ ہے اور ان ممالک کی نصف آبادی قریب قریب صاف ستھرے پانی سے محروم ہے۔ بلکہ بعض جگہ تو انسان اور حیوان جوہڑوں سے اکٹھے پانی پیتے ہیں۔ پاکستان میں بھی تقریباً چوالیس فی صد افراد کو صاف پانی مہیا نہیں ہوتا۔ اس کے نتیجہ میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو کر انسانی اور حیوانی زندگی کو نیست و نابود کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ اور بہت سے بچے تو اپنی زندگی کا پہلا سال بھی مکمل نہیں کر پاتے۔ اور گندے پانی کے خراب اثرات سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔

پسماندہ ممالک کے لئے یہ پانی زہر قاتل ہے۔ اسہال ٹائیفائیڈ' یرقان' بدہضمی کی مستقل شکایت' آنتوں کی سوزش وغیرہ کئی ایسی بیماریاں ہیں۔ جو اس گندے پانی سے جنم لیتی ہیں۔ اور انسانی و حیوانی حیات کو موت دے دیتی ہیں پانی ابال کر پینے سے ان بیماریوں کا کافی حد تک تدارک کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ ان ممالک کے عوام کے پاس اتنا ایندھن بھی نہیں کہ وہ اپنا دو وقت کا کھانا تیار کر سکیں ان حالات میں وہ کس طریقے سے پانی ابالنے کا انتظام کریں اگر حکومتی سطح پر صاف پانی کی بہم رسانی کا کوئی بندوبست کر دیا جائے تو یقیناً ان ممالک کے عوام کی صحت پہلے سے کہیں بہتر ہو جائے اور ان کے جیون میں اس زہراب کے خاتمے کے بعد گلاب کھلیں اور مہکیں۔

گندا پانی اور مضر صحت پانی نہ صرف انسانی و حیوانی حیات کے لئے مضرت رساں ہے۔ بلکہ نباتات کے لئے بھی انتہائی نقصان دہ ہے۔ جن علاقوں میں اشجار اور پودوں کو صاف ستھرا پانی ملتا ہے۔ ان میں بہاریں اپنے جوبن کا نظارہ پیش کرتی ہیں۔ لیکن جہاں انسانوں کو بھی صاف ستھرا پانی میسر نہیں۔ وہاں ہر قسم کی زندگی پت جھڑ کا شکار ہے۔

گندے پانی کے یہ اثرات جلدی امراض کا بھی باعث بن رہے ہیں۔ خارش' چنبل اور کئی پیچیدہ جلدی بیماریاں اس سے پیدا ہوتی ہیں۔ مچھر مکھی اور اس قبیل کے کئی جراثیم بھی اس گندے پانی میں نشوونما پاتے ہیں۔ اور ماحولیاتی آلودگی کا دائرہ عمل مزید بڑھاتے ہیں۔ اگر تمام ممالک صاف پانی کی بہم رسانی میں کامیاب ہو گئے۔ جیسا کہ اقوام متحدہ بھی اس کوشش میں مصروف ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ کرہ ارض صحت و تندرستی کا گہوارہ نہ بن جائے دنیا کی ماحولیاتی آلودگی میں صاف ستھرا پانی مہیا ہونے سے پچاس فیصد کمی ہو جائے گی۔ اور انسان کی صحت و تندرستی میں چوگنا اضافہ ہو گا۔

آجکل "مومی لفافوں" نے فضا میں' زمین میں' گلیوں میں سڑکوں میں غرض یہ کہ ہر جگہ اپنا تسلط قائم کر رکھا ہے۔ یہ لفافے ماحول کو نہ صرف آلودہ کر رہے ہیں۔ بلکہ ان کی وجہ سے زمین پر غلاظت و گندگی کے علاوہ کیمیاوی اثرات بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ جو انسانی زندگی کے علاوہ زمین کے قدرتی اوصاف کو بھی مجروح کر رہے ہیں۔ یہ اگر فضا میں' کھمبوں کی تاروں یا درختوں کی شاخوں سے معلق ہیں۔ تو قدرتی ہوا کے رستے میں ایک مضبوط' رکاوٹ بن گئے ہیں۔ اگر زمین میں دب گئے ہیں۔ تو زمین کی قوت جاذبیت و نمو کے لئے ایک زبردست خطرہ ہیں۔

لوگ بازاروں میں خالی ہاتھ جاتے ہیں۔ اور کھانے پینے کی اشیاء مثلاً دودھ' دہی' مٹھائی گوشت وغیرہ بھی انہی لفافوں میں لاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ کھانے پینے کی اشیاء کیمیاوی اثرات کے سبب اور ہوا نہ آر پار ہونے کے باعث جلد خراب ہو جاتی ہیں۔ اور اگر یہ اشیاء دیر تک ان میں بند پڑی رہیں۔ اور لوگ انہیں استعمال کریں تو کئی قسم کی بیماریاں صحت کو لاحق ہو سکتی ہیں۔ بلکہ اکثر جگہ یہ اثرات ظاہر بھی ہو رہے ہیں۔ ہمارے ہاں ان کا استعمال روز افزوں ترقی حاصل کر رہا ہے۔ پہلے صرف شہروں تک ان کا بھرپور استعمال ہوتا تھا۔ اب پاکستان میں کوئی جگہ کوئی گاؤں ایسا نہیں ہو گا۔ جہاں یہ "لفافے" اپنی بہار نہ دکھا رہے ہوں۔ آپ پشاور سے کراچی تک ریل کا سفر کریں اور پورا رستہ یہ دیکھنے کی کوشش کریں کہ کہاں کہاں یہ کم بخت لفافے موجود ہیں۔ تو یقیناً آپ ان کا "وجود" ہر جگہ موجود پائیں گے۔ یہ دھوپ' چاندنی' ہوا' بارش ہر ایک کے رستے میں مزاحمت کرتے ہیں۔

ابھی تک لوگوں کو ان کے استعمال کے بعد ان کے سدباب کا کوئی طریقہ معلوم نہیں ہو سکا۔ نہ جلانے سے' نہ دبانے سے ان کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جلائیں تو ان سے ایک خطرناک گیس ماحولیاتی آلودگی کو ان کے وجود سے بھی زیادہ بڑھا دیتی ہے۔ دبائیں تو مدتوں بعد بھی یہ گلتے سڑتے نہیں ایک شعر ان کے بارہ میں عرض ہے۔

میرے بچوں کے بھی رنگیں غبارے کھو گئے عابد
ہوا کے دوش پہ اب خیمہ زن "مومی لفافہ" ہے

اگر ہم اپنی فضاؤں کو اس کی اڑان سے محفوظ کر لیں اور اپنے ماحول کو اس کی دستبرد سے بچا لیں۔ تو یقیناً ہمارے ماحول میں صحت مند ترقی ہو گی۔

اس زمانے کا ایک بہت ہی بڑا ماحولیاتی آلودگی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# فاروق عبداللہ کا شکوہ

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ نے بھارتی حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ان کی حکومت کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور بھارتی حکومت کے بعض عناصر ان کو مقبوضہ کشمیر کے اقتدار سے علیحدہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اپنی ہی حکومت کی بیوروکریسی اور پولیس کو بھی ہدف تنقید بنایا ہے اور کہا ہے کہ ریاستی بیوروکریسی اور پولیس میں بھی بعض عناصر ان کی حکومت کے خلاف حکمت عملی بروئے کار لا رہے ہیں۔

یاد رہے کہ کچھ عرصہ پہلے انہوں نے بھارتی وزیر داخلہ کو ایک خط لکھا تھا جس میں انہوں نے بھارتی افواج پر الزام لگایا تھا کہ وہ بے گناہ کشمیریوں پر مظالم ڈھا رہی ہیں۔ یہ خط پریس کے ہاتھ لگ گیا جس سے بھارتی حکومت اور فوج میں ان کے خلاف ردعمل کا اظہار کیا گیا۔ انہوں نے پولیس پر بھی الزام لگایا ہے کہ پولیس نہتے اور بے گناہ لوگوں پر ظلم روا رکھتی ہے انہوں نے ایک واقعہ کا ذکر کیا جس میں پولیس کے ایک انسپکٹر نے ایک خاتون کی آبروریزی کی فاروق عبداللہ نے کہا کہ اگر اس پولیس انسپکٹر کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی تو وہ پولیس کے بڑوں کے خلاف کارروائی کریں گے۔ انہوں نے خود ہی بتایا کہ زیادتی کا شکار بننے والی خاتون کا شوہر فاروق عبداللہ کی جماعت نیشنل کانفرنس کا سرگرم رکن ہے۔

اس تمام واقعے سے ثابت ہو جاتا ہے کہ کشمیر میں صرف مسلمان ہونا ہی بڑا جرم ہے اور اس کے علاوہ جن الیکشنوں کے بارے میں کہا گیا تھا کہ وہ پبلک کے نمائندہ ہیں ان کی وقعت کیا ہے۔ کشمیر کا وزیر اعلیٰ بھی وہاں کی فوج اور پولیس کے سامنے کوئی قابل ذکر حیثیت کا حامل نہیں اور یہ انتخابات صرف دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے کروائے گئے تھے اس سے زیادہ ان کی کوئی اہمیت نہ تھی۔

○○○

## اسرائیل کی ہٹ دھرمی

اسرائیل اور فلسطین اتھارٹی کے درمیان ایک معاہدہ موجود ہے کہ اسرائیل 7۔ ستمبر تک فلسطین کے تمام علاقوں سے اپنی فوج واپس بلا لے گا لیکن اسرائیل نے پھر اعلان کیا ہے کہ وہ جب تک فلسطین کی انتظامیہ از خود دہشت گردوں کا صحیح طور پر قلع قمع نہیں کر دیتی وہ اپنی فوجیں فلسطین کے علاقے سے واپس نہیں بلائے گا۔ فلسطین اتھارٹی نے حکومت اسرائیل کے اس اعلان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ فلسطینی انتظامیہ قیام امن کے لئے اپنا کردار پوری طرح سے ادا کر رہی ہے۔ اور جہاں تک فلسطینی گروپوں کی مسلح جدوجہد کا تعلق ہے فلسطینی انتظامیہ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا اسرائیل کے ساتھ معاہدہ موجود ہے کہ وہ 7۔ ستمبر تک اپنی فوجیں فلسطین کے تمام علاقوں سے واپس بلا لے گا۔ دریں اثنا حماس نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنی کارروائیوں میں کسی طور پر بھی کمی نہیں کریں گے کیونکہ ان کے بقول اسرائیل کو راہ راست پر لانے کا یہی ایک طریقہ ہے جو انہوں نے اپنا رکھا ہے۔ حماس کے نمائندہ نے کہا کہ یہودیوں کے عزائم ناکام بنانے کے لئے مسلح جدوجہد ہی بہترین حکمت عملی ہے اگر فلسطینی اتھارٹی اسرائیل کے مظالم اور بدعہدیوں کے باوجود اس سے کسی قسم کے مذاکرات کرنا چاہتی ہے تو یہ اس کا اپنا فیصلہ ہے جس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

بہرحال اسرائیل ہر قسم کے معاہدوں کو پس پشت ڈال کر فلسطینی عوام کے خلاف ہر قسم کے حربے استعمال کر رہا ہے جو کہ اس کے لئے کبھی بھی فائدہ مند ثابت نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ امن مذاکرات میں نیک نیتی سے شرکت کرے اور امن کے لئے کوشش کرے۔

○○○

## یہودیوں کا جال

اگرچہ یہودی قوم آبادی کے لحاظ سے دنیا کی ایک چھوٹی سی اقلیت ہے لیکن اس نے دنیا کے کئی ممالک میں اپنا جال اس طرح پھیلا رکھا ہے کہ زندگی کا کوئی اہم شعبہ ایسا نہیں جہاں ان کی مرضی کے خلاف پتہ بھی ہل سکے۔ دنیا کے سیاسی اور اقتصادی ادارے اس کے خاص طور پر آماجگاہ ہیں۔ اب یہ خبر آئی ہے کہ اقوام متحدہ میں حساس شعبوں کے 73 اہم عہدوں پر یہودی لوگ فائز کر دئے گئے ہیں۔ اسی طرح نیویارک کے شہر میں 22 شعبوں کے انچارج یہودی ہیں اور آئی۔ ایم۔ ایف کے اعلیٰ عہدوں پر 9 یہودی لگا دئے گئے ہیں۔

○○○

## راجیو گاندھی کے قتل پر رپورٹ

بھارت کی حکومت نے 1991ء میں بھارت کے سابق وزیر اعظم راجیو گاندھی کے قتل کی وجوہات معلوم کرنے کے لئے جین کمیشن قائم کیا تھا جس نے گجرال حکومت کو اپنی ابتدائی رپورٹ پیش کر دی ہے۔ جین کمیشن نے اپنی رپورٹ میں ڈی۔ ایم۔ کے پارٹی کو مورد الزام ٹھہرایا ہے جو کہ راجیو گاندھی کے قتل کے وقت تامل ناڈو میں برسراقتدار تھی۔ اس وقت بھی سری لنکا کے تامل باشندے اپنے لئے علیحدہ مملکت کے لئے جدوجہد کر رہے تھے اور اس سازش کا تانا بانا انہی سے جوڑا گیا ہے۔ سری لنکا کے تامل باشندوں نے اپنے ہیڈکوارٹرز تامل ناڈو میں قائم کر رکھے تھے۔ اور یہ لوگ ہی کانگریس کے اہم رہنما راجیو گاندھی کے قتل کا باعث بنے تھے۔ رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ڈی۔ ایم۔ کے۔ تحقیقاتی کمیشن سے تعاون نہیں کر رہا۔ اس کے علاوہ رپورٹ میں سابق وزیر اعظم نرسمہاراؤ پر بھی الزام عائد کیا گیا ہے کہ راجیو گاندھی کے قتل، اس کے محرکات اور وجوہات کے متعلق اہم دستاویزات انہوں نے روک لی تھیں بلکہ ایک دفعہ نرسمہاراؤ حکومت نے تحقیقات روک دینے کے احکامات بھی جاری کئے تھے۔

اس رپورٹ سے گجرال حکومت کو سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے کیونکہ جن دو پارٹیوں پر راجیو گاندھی کے قتل کا الزام لگایا گیا ہے وہ یونائیٹڈ فرنٹ کی مخلوط حکومت میں شامل ہیں اور صوبہ تامل ناڈو کی اسمبلی میں بھی ان دونوں پارٹیوں کے 37- ارکان شامل ہیں کانگریس پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ جین کمیشن رپورٹ کو ایوان میں پیش کیا جائے۔

○○○

## الجزائر کے متعلق کوفی عنان کا بیان

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے پچھلے دنوں الجزائر کے متعلق ایک بیان دیا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ الجزائر میں تشدد کی موجودہ لہر کو ختم کرنے کے لئے عالمی برادری کو ٹھوس اقدامات کرنے چاہئیں۔ الجزائر کی حکومت نے کوفی عنان کے اس بیان پر اپنی ناراضگی کا اظہار کیا ہے ماہرین نے الجزائری حکومت کے اس ردعمل کو اس کے سابق رویہ کے مطابق قرار دیتے ہوئے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ الجزائری حکومت کا یہ ردعمل متوقع تھا کیونکہ وہ ہمیشہ ہی اپنے معاملات میں کسی قسم کی بیرونی مداخلت پر یا کسی طرف سے مصالحت کی پیش کش پر اسی طرح کا ردعمل ظاہر کرتی رہی ہے۔

الجزائری حکومت کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ وہ اپنے اقوام متحدہ میں متعین سفیر کے ذریعے کوفی عنان سے اس بیان کی مزید وضاحت طلب کرے گی اور اگر یہ ثابت ہو گیا کہ جو رپورٹ میں کہا گیا ہے وہی انہوں نے کہا ہے تو یہ بات الجزائر کی حکومت کے لئے ناقابل قبول ہو گی اور یہ سمجھا جائے گا کہ کوفی عنان نے اپنے اختیارات سے تجاوز کیا ہے۔

دریں اثنا اسلامی عسکریت پسندوں کی کارروئیاں مسلسل چل رہی ہیں اور انہوں نے 39۔ مزید افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ جس کے جواب میں حکوکت نے بھی کارروائی کی ہے جس میں پندرہ عسکریت پسندوں کو کیفرکردار تک پہنچا دیا ہے۔ گزشتہ دنوں قتل وغارت کا جو نیا سلسلہ شروع ہوا ہے اس میں ایک ہفتہ کے دوران 200 افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور لوگوں میں خوف وہراس پھیلا ہوا ہے۔

○○○

## ملائشیا پر ملٹی نیشنل کمپنیوں کی یلغار

ملائشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے اپنے ملک کے 40ویں سالانہ آزادی کی تقریب کے موقعہ پر کہا کہ غیر ملکی سرمائے کا زہر ملائشیا کی اقتصادیات کو تباہ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے چالیس سالوں میں جو کچھ حاصل کیا ہے غیر ملکی سرمایہ اسے چند ہفتوں میں تباہ و برباد کر دے گا۔ انہوں نے کہا کہ ملکوں کی سرحدوں کے بغیر دنیا ایک جنگل میں تبدیل ہو جائے گی جس میں خوفناک درندوں کا راج ہو گا جو کسی قانون کے تابع نہیں ہوں گے۔ اس لئے میں اپنے ہم وطنوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اپنی آزادی کی حفاظت کریں اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ ہم زیادہ محب وطن بنیں اور محنت سے کام کریں۔

انہوں نے کہا کہ یہ مت سمجھیں کہ ہماری آزادی کو اب کوئی خطرہ لاحق نہیں۔ اگر ہم نے اپنی آزادی کی حفاظت کی جدوجہد نہ کی تو پہلے کی طرح نئے حکمران دوبارہ ہم پر مسلط ہو جائیں گے چاہے ان کا تسلط ظاہرا ہو یا بالواسطہ۔

اگرچہ انہوں نے ان لوگوں کی نشان دہی تو نہیں کی جو ان کے ملک کی اقتصادیات کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں لیکن امریکی حکومت نے اس سلسلے میں اپنی بریت پیش کی ہے۔

وزیر اعظم مہاتیر محمد سترہ سال سے حکومت سے وابستہ چلے آ رہے ہیں اور ان کے دور حکومت میں ملائشیا نے بہت زیادہ ترقی کی ہے۔ ان کا ملک علاقے میں چین کے بعد سب سے زیادہ سالانہ پیداوار کی شرح دکھانے والا ملک ہے۔ ملک کی سالانہ شرح پیداوار آٹھ فی صد سے زیادہ ہے لیکن اس سال ملٹی نیشنل کمپنیوں کی ریشہ دوائیوں نے ملائشیا کی اقتصادیات کو متاثر کیا ہے جس کی طرف ڈاکٹر مہاتیر محمد نے اشارہ کیا ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

کا اژدھا وہ شور ہے۔ جو دن رات ہمارے کانوں کو ڈس رہا ہے۔ اور ہماری سماعتوں کو رفتہ رفتہ گھائل کر رہا ہے۔ ٹریفک کا شور' ریڈیو' ٹیپ ریکارڈز' ڈیک' ٹی وی' وی سی آر کا شور' لاؤڈ سپیکرز نے اس شور کو اور بھی مہیب کر دیا ہے ہم آہستہ آہستہ اس شور سے بہرے ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ہمارے اعصابی تناؤ میں تسلسل سے اضافہ ہو رہا ہے۔ ذہنی اور دماغی محسوسات شل ہوتے جا رہے ہیں۔ اور وہ آرام و سکون اس دور سے مفقود ہو رہا ہے۔ جو انسانی اور حیوانی زندگی کے لئے مفید اور نفع مند ہوتا ہے۔ شہروں میں موٹروں۔ گاڑیوں۔ بسوں۔ لاؤڈ سپیکرز وغیرہ کا شور اتنا بڑھ گیا ہے۔ کہ انسان سوتے میں بھی ہارن بجنے کی آواز اور ٹریفک کے شور کو اپنے لئے "لوری" سمجھتے ہوئے شب بسری کرتا ہے۔

شور جانداروں پر کیا اثرات ڈالتا ہے۔ اس کے بارہ میں میو ہسپتال لاہور کے ناک کان اور گلے کے شعبہ نے ایک تحقیق کے بعد بتایا۔ کہ "85 سے 90 ڈیسی بیل کے شور خطرناک حد میں

آتا ہے لیکن گھر کے اندر بھی آپ شور کی یلغار اور اس کے برے اثرات سے محفوظ نہیں۔ کار کا ہارن' رکشہ کی آواز' فیکٹری کے کام کے دوران شور 90 ڈیسی بیل یا اس سے زیادہ شرح سے کانوں کو متاثر کرتا ہے۔ جو انسان کو رفتہ رفتہ بہرے پن کی طرف لے جاتا ہے۔

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ چونکہ لوگ شور کے عادی ہو گئے ہیں۔ اس لئے یہ نقصان دہ نہیں لیکن یہ غلط ہے۔ کان آنکھوں سے بھی زیادہ نازک ہیں۔ جب روشنی زیادہ ہو تو آنکھیں خود بخود بند ہو جاتی ہیں۔ لیکن کان بند نہیں ہو سکتے۔ اور چونکہ وہ آوازوں کے دباؤ کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ اس لئے یہ اونچی آوازیں براہ راست انسان کے اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ مسلسل شور کے نتیجے میں خون میں ایڈرنیل ہارمون نامی مادہ خون میں شامل ہوتا رہتا ہے۔ جو اعصابی کشیدگی اور تشویش پیدا کرتا ہے۔ ریسرچ سے یہ بھی ثابت ہوا ہے۔ کہ سخت شور میں اعصاب کی رگیں تن جاتی ہیں۔ جو شور ختم ہونے کے بعد بھی 25 منٹ تک اسی حالت میں رہتی ہیں۔ یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ خون کی شریانیں شور کی عادی نہیں ہوتیں۔ چنانچہ شور کے نتیجے میں متعدد اعصابی اور نفسیاتی امراض پیدا ہو سکتے ہیں" ایک مشہور پاکستانی آڈیالوجسٹ جناب سعادت سعید نے بتایا کہ چند سال قبل جنوبی سوڈان کے ماباز نامی ایک ایسے قبیلے پر ریسرچ کی گئی جو شور سے مکمل پاک علاقے میں رہتا تھا۔ یہاں دل اور اعصاب کے امراض کا نام ونشان تک نہیں تھا۔ اور پچھتر سال کی عمر میں بھی ان کی قوت سماعت بالکل ٹھیک تھی۔ خرگوش پر جب 102 ڈیسی بیل شور ڈالا گیا۔ تو اس کے دل کی رگیں سکڑ گئیں۔ امریکہ میں سینٹ لوئس کے مقام پر سنٹرل انسٹی ٹیوٹ فار دی ڈیف میں کئے گئے تجربات سے پتہ چلا ہے کہ زیادہ شور سے نہ صرف اعصابی عوارض جنم لیتے ہیں۔ بلکہ کارکردگی اور توجہ میں کمی کے علاوہ قوت سماعت میں بھی کمی ہو جاتی ہے گزشتہ بیس برسوں میں بچوں سے لے کر بوڑھوں تک بہرے پن کی شرح میں دگنا اضافہ ہوا ہے۔ ہیئرنگ ایڈ کی مانگ میں چار گنا اضافہ ہوا ہے۔ میو ہسپتال لاہور کے ڈاکٹر اعجاز حیدر نے بتایا کہ ان کے پاس آنے والا ہر پانچواں اعصابی مریض شور کا ڈسا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ سائلنسروں کے بغیر گاڑیوں اور رکشاؤں کا چالان کیا جائے۔ گاڑیوں کے ہارن اور مشینری کے شور کے خلاف لوگوں میں تحریک و ترغیب عام کی جائے شور پیدا کرنے والے دیگر عوامل کے خلاف قوانین بنا کر ان پر سختی سے عمل کرایا جائے۔ نیز شور سے بچاؤ کے لئے کانوں کے محافظ آلات بنائے جائیں۔

گلیوں محلوں میں فیکٹریوں اور کارخانوں کو بند کیا جائے۔ ہوائی مستقر اور ریلوے اسٹیشن بسوں کے اڈے وغیرہ آبادی سے دور تعمیر کئے جائیں۔

آج اگر ہمارے معاشرے کو خالص آب وہوا' پر سکون ماحول گرد وغبار سے نجات' دھوئیں سے گلو خلاصی شور اور ماحولیاتی آلودگی کی ہر قسم سے چھٹکارا مل جائے۔ تو ہم یہ بات بڑے وثوق سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہماری قوم صحت مند قوم بن جائے گی۔ کچھ عرصہ سے ذہنی آلودگی کی ایک وبا جسے میکارتھی ازم یا گوبلز ازم کہتے ہیں۔ یعنی پریس اور میڈیا میں جھوٹ' سنسنی خیزی ہیجان انگیزی سے کام لینا یہ بھی ذہنی ٹارچر اور ذہنی پریشانی کا ایک بہت بڑا باعث ہے۔ اگر ہم اس آلودگی اور ماحولیاتی آلودگی سے اپنے دیس کی فضاؤں کو پاک وصاف کرلیں۔ ہم ایک صحت مند معاشرہ قائم کرنے میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

---

بقیہ صفحہ 1

ہے اور ہر وہ خوف جائز ہے جس کے نتیجے میں خدا ہاتھ سے جاتا ہو۔ اسی خوف کو قبول کرلو یعنی ان معنوں میں کہ اس کا نقصان قبول کرلو۔ اور ہر قوت وہی قوت ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے' ہر رزق وہی رزق ہے جو اللہ کی طرف سے عطا ہوتا ہے۔ تو ایسے ایسے موقعوں پر آکر بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بڑی' ہم نے چالاکی کی ہے' ایسا جھوٹ بولا ہے کہ دیکھو اب کتنے ٹھیک ٹھاک ہیں ہم' کتنے اچھے حال میں ہو گئے ہیں اور وقتی طور پر ہو بھی جاتا ہے مگر میرا تجربہ ہے کہ ایسا جھوٹ جو لمبا فائدہ پہنچانے والا ہے وہی لمبا نقصان بھی پہنچایا کرتا ہے کیونکہ تاثیریں خدا تعالیٰ نے اسی طرح رکھی ہیں۔

پس (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' اللہ تعالیٰ تمہاری لغو قسموں کی پرواہ نہیں کرتا لیکن وہ قسمیں۔ جن میں تمہارا ارادہ داخل ہو جن میں وضاحت کے ساتھ تم جانتے ہو کہ یہ جھوٹ ہے۔ اور پھر جھوٹ بول رہے ہو ان پر اللہ تعالیٰ تمہاری پکڑ کرے گا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ دنیا کے زہر تو اپنے مزاج کو سچا ثابت کر دکھائیں' ان میں تو پکڑ کا مادہ ہو مگر وہ زہر جن کے متعلق خدا فرماتا ہے کہ ان پر ضرور تمہاری پکڑ ہوگی وہ اپنی پکڑ نہ دکھائیں' یہ ممکن ہی نہیں ہے۔ بعض زہر گھل جاتے ہیں اور رفتہ رفتہ نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض زہر پھر آگے نسلوں کو بھی نقصان پہنچاتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ ان بچوں کا کیا قصور تھا لیکن قانون قدرت ہے کہ بعض زہروں میں یہ تاثیر ہے وہ لمبا چلنے والے ہیں' وہ نسلوں میں بھی داخل ہو جاتے ہیں۔

پس گناہ میں بھی لمبا چلنا اور نسلوں میں داخل ہونا اس کے مزاج میں شامل ہے اور جھوٹ سب سے بڑا گناہ ہے۔ اگر آپ نے جھوٹ سے توبہ نہ کی تو پھر آپ کی سوسائٹی میں پاک تبدیلی پیدا نہیں ہو سکتی۔

(از خطبہ 2۔ جون 1997ء)

---

## دعائے نعم البدل

○ مکرم خالد احمد شمس صاحب مربی سلسلہ کے چھوٹے بھائی مکرم طارق محمود صاحب (طارق الیکٹرک سٹور) بالمقابل جدید پریس محلہ دار النصر غربی کا بیٹا 3۔ دن بیمار رہ کر وفات پا گیا۔ بچہ ابھی دو ماہ کا تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے۔

---

# احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## منگل 9- ستمبر 1997ء

| | |
|---|---|
| 12-00 | رات-اردو کلاس |
| 1-00 | تعلیم دین حق-روحانی خزائن- |
| 2-00 | ہومیو پیتھی کلاس حضرت صاحب کے ساتھ- |
| 3-00 | نارویجین زبان سیکھئے- |
| 4-05 | تلاوت-حدیث-خبریں- |
| 4-30 | چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- |
| 5-00 | لقاء مع العرب- |
| 6-00 | سپورٹس- دوسرا النور باسکٹ بال ٹورنامنٹ-واپڈا بمقابلہ ایر فورس- |
| 7-00 | اردو کلاس- |
| 8-00 | نارویجین زبان سیکھئے- |
| 9-00 | ہومیو پیتھی کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ- |
| 10-05 | تلاوت-حدیث-خبریں- |
| 10-30 | چلڈرنز کارنر-ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ- |
| 11-00 | پشتو پروگرام- |
| 12-00 | تعلیم دین حق-روحانی خزائن- |
| 1-00 | لقاء مع العرب- |
| 2-00 | اردو کلاس- |
| 3-00 | طبی معاملات- |
| 4-05 | تلاوت-خبریں- |
| 4-30 | فرنچ زبان سیکھئے- |
| 5-00 | انڈونیشین پروگرام- |
| 6-00 | بنگالی پروگرام- |
| 7-00 | ترجمہ کلام الٰہی کلاس- |
| 8-00 | لقاء مع العرب- |
| 9-00 | نارویجین پروگرام- |
| 10-05 | تلاوت-حدیث-خبریں- |
| 10-30 | چلڈرنز کارنر- |
| 11-00 | جرمن سروس- |

---

# اطلاعات و اعلانات

## درخواست دعا

○ مکرم فیض محمد خان صاحب رند ابن محمد عمر خان رند صاحب ساکن بیت چین والا حال دار الصدر جنوبی ربوہ گذشتہ پندرہ یوم سے بوجہ بخار علیل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں موصوف کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

○ مکرم عبد الباری صاحب 5/6 دار العلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں

میری بیٹی عزیزہ نجمہ باری اہلیہ مکرم افتخار احمد صاحب ایفن باغ جرمنی زچگی کے بعد سے شدید علیل ہیں اور جرمنی کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ کمزوری اور ضعف ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی کو دور فرمائے اور صحت عطا کرے۔

○ مکرم نذیر احمد مغل صاحب دار الیمن وسطی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کا پتہ کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔ موصوفہ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم منیر احمد منیب صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

محترم مولانا جلال الدین صاحب قمر استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ سابق مربی شرق اوسط و مشرقی افریقہ گذشتہ دس روز سے بعارضہ فالج علیل ہیں کمزوری اور ضعف بہت ہے گو پہلے سے بہتری کی طرف صحت ہے۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## اعلان داخلہ

○ پیرا میڈیکل سکولز جہلم' سیالکوٹ' سرگودھا' ساہیوال اور بہاولپور میں مندرجہ ذیل کورسز کے لئے مجوزہ فارم پر درخواستیں مطلوب ہیں۔

کورسز- سینٹری انسپکٹر-لیب اسسٹنٹ-اپریشن تھیٹر اسسٹنٹ-ریڈیو گرافر-

تعلیمی قابلیت میں کم از کم سائنس کے ساتھ میٹرک ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم متعلقہ پرنسپل کے دفتر سے مبلغ 10 روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواستیں متعلقہ سکول میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 97-9-20 ہے۔

(نظارت تعلیم)

○ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان نے مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارموں پر درخواستیں طلب کی ہیں۔

(۱) بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر (۲) بی ایس سی سول انجینئرنگ (۳) بی بی اے (۴) بی فارمیسی (۵) بیچلر کمپیوٹر سائنس

بذریعہ ڈاک پراسپکٹس حاصل کرنے کے لئے مبلغ 100 روپے مالیت کا بنک ڈرافٹ بحق خزانچی یونیورسٹی شعبہ کے متعلق چیئرمین / کالج کے پرنسپل کو ارسال کر دیں۔ چند سیٹیں سیلف فنانس پر بھی دی جائیں گی۔ ہر لحاظ سے مکمل درخواستیں متعلقہ شعبہ / کالج میں وصول ہونے کی آخری تاریخ 6-اکتوبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خبریں

**ربوہ : 8 ستمبر-1997ء**
درجہ حرارت کم از کم 29 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم ظالمانہ نظام ختم کرکے دم لیں گے۔ حکومت سنبھالی تو خزانہ کی حالت انتہائی خطرناک تھی۔ اب صورتحال بہتر ہو رہی ہے لیکن اتنی بہتر نہیں کہ ملک کے تمام گاؤں محلوں کو ٹھیک کر دوں۔ مسائل زیادہ اور وسائل کم ہیں۔

○ یوم فضائیہ کے موقع پر چکلالہ ائیربیس پر فضائی مظاہرے کی تقریب سے اپنے پیغام میں صدر سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ قوم نے ماضی میں بھی فضائیہ کی ضروریات پوری کی ہیں اور مستقبل میں بھی اس میں کمی واقع نہیں ہونے دے گی۔ پاک فضائیہ ملک کی فضائی حدود کا دفاع کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتی ہے۔

○ حکومت نے پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ کے تمام حصص خرید لئے ہیں۔ خرید کے عمل کو انتہائی رازداری سے تکمیل تک پہنچایا گیا۔ بے نظیر دور حکومت میں پی پی ایل کے یہ حصص صدرالدین ہاشوانی کو فروخت کر دیئے گئے تھے۔ پٹرولیم اور قدرتی وسائل کے وفاقی وزیر چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ پی پی ایل کوئی عام کمپنی نہیں بلکہ یہ پاکستان کے لئے اقتصادی کے علاوہ دفاعی لحاظ سے بھی انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔

○ مسلم لیگ (چٹھہ) کے صدر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ نواز شریف کشمیر کا سودا کرنے امریکہ جا رہے ہیں جعلی مینڈیٹ حکومت کے گلے پڑ گیا ہے۔

○ برطانیہ کے عالمی سطح پر معتبر "سنڈے ٹائمز" نے یہ حیران کن انکشاف کیا ہے کہ پاکستان کی سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنے شوہر آصف علی زرداری سے علیحدگی اختیار کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا ہے۔ کیونکہ اب انہیں احساس ہو چکا ہے کہ دونوں بار اپنے شوہر کی مبینہ کرپشن کی وجہ سے ہی انہیں اقتدار سے محروم ہونا پڑا ہے۔ آصف علی زرداری کے مرتضیٰ کیس میں ملوث ہونے کا ثبوت مل گیا ہے بے نظیر شوہر کی ہر خطا اور لغزش معاف کر سکتی ہے لیکن اقتدار کے لئے چیلنج بنے ہوئے اپنے بھائی مرتضیٰ کے قاتلوں کو کسی بھی حالت میں معاف کرنے کو تیار نہیں۔ سنڈے ٹائمز لکھتا ہے کہ علیحدگی کے فیصلے سے بے نظیر کو سیاسی فوائد حاصل ہونے کا امکان ہے۔

○ کرپشن کے الزامات ثابت ہونے پر ایم کیو ایم رابطہ کمیٹی کے کنوینر اشتیاق اظہر سے استعفیٰ لے لیا گیا ہے۔ اشتیاق اظہر نے ہالینڈ کے سفارتخانے سے اپنے دو "جعلی" بیٹوں کو ویزے دینے کا مطالبہ کیا۔ چند روز پہلے انہیں افراد کے لئے فرانس کے ویزے حاصل کئے۔ دونوں نے اعتراف کیا کہ وہ اشتیاق اظہر کو دو لاکھ ساٹھ ہزار روپے ادا کر چکے ہیں۔ ان کی طرح اور کئی لوگ بھی باہر بھجوائے گئے ہیں۔

○ مسلم لیگ پنجاب کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں مسلم لیگی وزراء ارکان اسمبلی اور عہدیدار بیوروکریسی کے رویہ کے خلاف سراپا احتجاج بن گئے۔ اور افسر شاہی کے خلاف شکایات کے انبار لگا دیئے۔ بعض وزراء رو پڑے اور حکمرانوں پر برستے رہے۔ ذوالفقار کھوسہ نے کہا کہ کارکردگی صفر ہے۔ رپورٹ کیا پیش کروں افسر شاہی بے لگام اور ہم پر مکمل طور پر مسلط ہو چکی ہے کارکن تو کیا وزراء کی عزت بھی نہیں کی جاتی۔ کسی حکم کی تعمیل نہیں کی جاتی۔ سات ماہ کی کارکردگی پر شرمندہ ہوں۔ وزیر خوراک نے کہا کہ ہم سے جھنڈے واپس لے لیں۔ وزارت کی 20 ہزار کی نوکری سے گھر بیٹھ جانا ہزار درجے بہتر ہے۔ بیوروکریٹس وزراء کے آرڈر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔ انہیں لگام نہ دی تو یہ بہت جلد ہمیں چلتا کر دیں گے۔

○ کلکتہ میں مدر ٹریسا کے آخری دیدار کے لئے سوگواروں کی قطاریں لگ گئیں۔ بھارتی جھنڈا سرنگوں رہا۔ سرکاری تعطیلات معطل کر دی گئیں۔ بھارتی وزیر اعظم نے مدر ٹریسا کا دیدار کیا۔ تدفین 13 ستمبر کو ہوگی۔

○ ملک بھر میں یوم فضائیہ جوش و خروش سے منایا گیا۔

○ شہزادی ڈیانا کے جنازے میں 60 لاکھ افراد نے شرکت کی۔ برطانوی عوام نے مبصرین کو حیران کر دیا۔ شاہی محل پر برطانوی پرچم تاریخ میں پہلی بار سرنگوں رہا۔ تابوت پر شاہی پرچم اور سفید گلدستے رکھے گئے تھے۔

○ سپریم کورٹ کے ججوں کی تعداد کم کرنے کے متعلق صدارتی فرمان کو معطل کرنے کے بارے میں ایوان صدر کے ترجمان نے کہا ہے کہ یہ معاملہ ابھی عدالت میں ہے۔ صدر اپنی رائے کا اظہار نہیں کریں گے۔ ترجمان نے کہا کہ صدر مملکت نے ججوں کی تعداد کم کرنے کے بارے میں حکومت کی ایڈوائس پر فرمان جاری کیا تھا۔

○ سپریم کورٹ میں 5 ججوں کو نامزد کرنے کی سفارش بحال کئے جانے پر بی بی سی نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نیا عدالتی فیصلہ حکومت کے لئے شرمندگی اور خفت کا باعث ہوگا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں مسافر ٹرینیں اڑانے کے لئے بم دھماکے کئے گئے۔ جن کے نتیجہ میں ایک ٹرین کی سات بوگیاں پٹڑی سے اتر گئیں۔ اور چار مسافر شدید زخمی ہو گئے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں جھڑپوں کے دوران 19 بھارتی فوجی ہلاک اور چار مجاہدین شہید ہو گئے ہیں۔

○ ایران اور یورپی یونین میں تعلقات بحال ہونے کے امکانات بحال ہو گئے ہیں۔

○ مصر کے صدر حسنی مبارک اردن کے شاہ حسین اور فلسطینی رہنما یاسر عرفات نے قاہرہ میں ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اسرائیلی ہٹ دھرمی سے امن کو خطرہ ہے فلسطین اور اسرائیل کی سرحد بند ہونے سے لاکھوں فلسطینی بے روزگار ہو گئے ہیں۔ یہ فلسطینی حکومت کو تباہ کرنے کی کوشش ہے۔

○ بنگلہ دیش کے صدر نے کہا ہے کہ ہمارے سیاستدان ضدی اور کم ظرف ہیں

○ مقبوضہ کشمیر میں جھڑپوں کے دوران مجاہدین نے 17۔ بھارتی فوجی مار دیئے ہیں

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعائیت
سرمد جیولرز
پروپرائیٹرز: شہزاد اسلم - رضوان اسلم
دوکان نمبر 4 عمر مارکیٹ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور
فون رہائش 7562408

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کے سفید جوگرہ گارنٹی اور گفٹ پیک کے ساتھ نیوبز باٹا سروس سکول شوز کے ساتھ ٹینس بال اور سٹکر
لینا نہ بھولیئے
نیو کامران شوز سٹور
گولبازار ربوہ

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4.30 تا 8.30 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون دوکان: 212515 رہائش: 212300

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ
آفس 6-A گیلری 4 ریگیس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

مرکز میں رہائش کیلئے بروقت منصوبہ بندی کریں
مکان یا پلاٹ کی خریداری کے لئے
رابطہ: کہکشاں پراپرٹی سنٹر
بالمقابل نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

مہنگائی کے دور میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری
اب
نئی انتظامیہ کے ساتھ
نیو محمود ٹیلیویژن کمپنی
• احمدیہ ٹیلیویژن فری سیٹ کروائیں
• صرف 50 روپے وزٹ چارجز ادا کریں اور 100٪ رزلٹ حاصل کریں
• 8 فٹ کی سپیشل ڈش برائے احمدیہ ٹیلیویژن پر 15 فٹ کی ڈش کا رزلٹ حاصل کریں۔
21 - مال روڈ - لاہور
7235175 - 7125089 - 7226508
7365422

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
ایمپٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 212508

نیو رشید بوٹ ہاؤس
گولبازار ربوہ
(PRIMA) سفید جوگر • 10٪ خصوصی رعائیت
رعائیت ... نیز باٹا (بن کمپنی) کے سفید جاگر بھی دستیاب ہیں
سٹکر • ٹینس بال فری